ضرورت وجود امام

<"xml encoding="UTF-8?>

موضوع امامت اپنی اهمیت اور خصوصیت کی بنا پر همیشه شیعه اور اهل سنت کے درمیان بحث و گفتگو کا موضوع رها هے. شیعه علماء اور دانشمندوں نے اپنے مخصوص عقائد کے اثبات کے لئے بے شمار کتابیں تالیف کی هیں جن میں هزارها دلائل و براهین کا ذکرکیا گیا هے که اگر یهاں اجمالی اور سرسری طور پر بهی انکا ذکر کیا جائے تو یه مباحث نهایت طویل هو جائیں گے .

امامت سے مربوط مباحث دو حصوں میں تقسیم کئے جاسکتے هیں: پهلا حصه، اصل ضرورت وجود امام کے اثبات سے متعلق هے اور دوسرا قرآن اور روایات پرمبنی متعدد دلائل پر مشتمل هے که جن کے ذریعه یه ثابت کیا جاتا هے که حضرت علی بن ابی طالب علیهِ السلام اور آپ کے گیاره فرزند، خداوند عالم کی طرف سے رسول اکرم کے اعلان کے مطابق اس مقام ومنصب کے لئے منتخب هوئے هیں.

اثبات ضرورت وجود امام

شیعی نقطه نظر سے، جس طرح نبوت ایک امر لازم وضروری هے اور حکمت خدا مقتضی هے که انبیاء هدایت بشر کے لئے بهیجے جائیں اسی طرح امامت بهی ایک امر لازم وضروری هے جس کے بغیر راه سعادت و کمال کی طرف بشرکی هدایت نامکمل هے.

شیعوں کی کتب کلامی میں اصل ضرورت وجود امام معصوم پر بے شمار عقلی ونقلی دلائل پیش کئے گئے هیں. یهاں هم صرف ایک هی دلیل عقلی پر اکتفا کررهے هیں. یه دلیل پانچ مقدموں پر مشتمل هے.

1) نبی شناسی میں گزر چکا هے که حکمت خداوند عالم کے مطابق ضروری هے که هدایت بشر کے لئے انبیاء بهیجے جائیں.

2) دین اسلام ایسے قوانین واحکام کا مجموعه هے جوابدی اور همیشه باقی رهنے والا هے نیز رسول اکرم کے بعد اب کوئی دوسرا پیغمبر نهیںآئے گا.

3) خاتمه؟ نبوت فقط اسی صورت میں حکمت نبوت سے مطابقت رکھتا هے جب آخری آسمانی شریعت ، بشر کی تمام مادی ومعنوی اور روحانی ضرورتوں کوپورا کرسکتی هو نیز جس کی بقا کی ضمانت دنیا کے اختتام تک دی جاسکے.

4) اگرچه خدا وند عالم نے قرآن کریم کوهر قسم کی تحریف و تبدیلی سے محفوظ رکھنے کا وعده کیا هے (1) لیکن تمام احکام و قوانین اسلام، قرآن کی ظاهری آیات سے واضح نهیں هو پاتے هیں کیونکه عموماً قرآن مجید میں احکام وقوانین کی تفصیل بیان نهیں کی گئی هے بلکه ان کی تعلیم پیغمبر اکرم کے حوالے کردی گئی هے تاکه خدا کے ذریعے عطا کرده علم کی مدد سے ان کو لوگوں کے لئے بیان کرسکیں.«وانزلنا الیک الذکرلتبین للناس مانزل الیهم»

5) رسول اکرم کی سختیوں ومشکلات سے بھری ھوئی زندگی اور دشوار حالات وشرائط کے پیش نظر آپ کو اتنی فرصت و وقت نھیں مل سکا تھا کہ تمام احکام وقوانین کوبالتفصیل بیان فرماسکتے حتی جس قدر بھی آپ کے اصحاب آپ کی تعلیمات حاصل کرسکے تھے اس کی بقا کی بھی ضمانت نھیں تھی. یھاں تک کہ آپ ھی کی امت میں وضو کی کیفیت کے بارے میں اختلاف پیدا ھوگیا تھا جب کہ سالھا سال آپ کے اصحاب نے آپ
کووضوفرماتے ھوئے مشاھدہ کیا تھا. جب اس طرح کے عملی احکام (وہ عملی احکام جو روزمرہ زندگی میں مسلمانوں کی ضرورت رھے ھیں اور ھیں نیز جن میں تبدیلی و تحریف کی بھی کوئی وجہ سمجھ میں نھیں آتی) میں اختلاف پیدا ھوسکتے ھیں تولامحالہ دقیق اور پیچیدہ احکام میں تحریف و تبدیلی کے امکانات کھیںزیادہ ھیں مخصوصاً ایسے احکام و قوانین میں جو لوگوں کی نفسانی خواھشات اور ذاتی مفادات میں حائل ھوتے ھیں یا رکاوٹ پیدا کرتے ھیں.
مذکورہ پانچوں نکات کے مدنظر دین اسلام اسی وقت، دین کامل کے عنوان سے تا ابد بشریت کی تمام ضروریات کو پورا کرسکتا ھے جب اس میں معاشرے کی ان مصلحتواور مسائل کا کوئی راہ حل پیش کیا گیا ھو جو رسول خدا کی رحلت کے بعد ھی پیدا ھو گئے تھے.
اسلام نے اس کا راہ حل خدا کی طرف سے معین شدہ نبی اکرم کے جانشین کے طور پر پیش کیا ھے ایسا جانشین جو علم لدنی کا حامل ھوتا کہ تمام حقائق و احکام دینی کو ان کے تمام پھلوؤں کے ساتھ بیان کرسکے ساتھ ھی معصوم بھی ھوتا کہ نفسانی خواھشات وجذبات اس پر حاوی نہ ھوسکیں. اور وہ دین میںعمداً یا سھواً تحریف نہ کرسکے نیز رسول اکرم کی روش پرمعاشرے کی تربیت بھی کرسکے اور کمال طلب افراد کو کمال وسعادت کے اعلی. مراتب تک لے جا سکے. ساتھ ھی ساتھ شرائط اجتماعی کے سازگار ھونے کی صورت میں حکومت وتدبیر امور جامعہ بھی کرسکے تاکہ اسلام کے قوانین اجتماعی کی ترویج کے ذریعہ دنیا میں عدل و انصاف کو پھیلا سکے.

علم اور عصمت امام

اس طرح ختم نبوت اس صورت میں حکمت الھی کے مطابق ھوگی جب کوئی ایسا امام معصوم نصب و معین کردیا جائے جونبوت کے علاوہ رسول اکرم کی تمام صفات وخصوصیات کا حامل ھو. یھی ضرورت امام پر عقلی دلیل ھے جس کے ذریعہ امام کا علم لدنی اور عصمت بھی ثابت ھوجاتی ھے.

خدا کی طرف سے امام کا انتخاب و تعین

جو کچھ بیان کیا جاچکا ھے اس کے ذریعہ امامت سے متعلق شیعوں کے تیسرے عقیدے کو بھی سمجھا جا سکتا ھے جسکا لب لباب یہ ھے کے امام کا خدا کی طرف سے نصب و معین ھونا ضروری ھے کیونکہ فقط خداوند عالم ھی جانتا ھے کہ اس کا کونسا بندہ اس مخصوص علم و عصمت کا حامل ھے اور اس کی وجہ یہ ھے کہ علم اور ملکات نفسانی غیر محسوس، امور میں سے ھیں کہ براہ راست بشری تجربہ کے دائرے میں

نهیں آتے هیں. یہ بهی خیال رکهنا چاهئے کہ عصمت سے مراد فقط یہ نهیں هے کہ انسان روز مرہ زندگی میں گناهوں کو انجام نہ دے بلکہ عصمت کی تعریف یہ هے کہ انسان تمام شرائط وحالات میں گناهوں سے مبرّا و پاک رہ سکے اور یہ وہ حالت هے جو وحی کے علاوہ کسی اور ذریعے سے حاصل نهیں هوسکتی.

علم ودانش سے متعلق بهی یہ وضاحت ضروری هے کہ هر چند کسی شخص کی گفتگو یا تحریر سے اس کے علم کی وسعت وگهرائی کا کسی حد تک اندازہ لگایا جاسکتا هے لیکن اس روش سے قطعاً اطمینان حاصل نهیں کیا جاسکتا کہ وہ جوکچھ کهہ رها هے صحیح کهہ رها هے.

اس کے علاوہ ایک دوسری دلیل بهی خدا کی طرف سے امام معصوم کے نصب وتعین پردلالت کیلئے پیش کی جا سکتی هے اور وہ یہ کہ:

امامت کے وظائف و ذمہ داریوں میں سے ایک حکومت اور لوگوں پر ولایت هے اور یہ وہ امور هیں جو حقیقةً فقط خدا کا حق هیں. ولی مطلق اور حقیقی حاکم صرف خدا هے. انسان فقط اس کا تابع اور فرمانبردار هے.

لهذا دو سروں کی اطاعت اور پیروی فقط اور فقط اس صورت میں جائز اور درست هوگی جب خداوند عالم ان لوگوں کو اپنی طرف سے یہ منصب اور مقام عطا کردے.